السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ایک شخص مسمی محمد عباس کے بارے میں اس نے اپنی منکوحہ عائشہ صدیقہ کو قبل از رخصتی نوٹس طلاق ثلاثہ (طلاق + طلاق + طلاق) بطرف چیئرمین ثالثی کونسل پتوکی بھیج دیا۔ عائشہ صدیقہ جس طرح نکاح سے پہلےاپنے والدین کے ہاں رہتی تھی۔ بعدازاں طلاق بھی اپنے والدین کے گھر رہی۔ طلاق کے چودہ ماہ بعد فریقین صلح پر آمادہ ہوگئے۔ کیا عائشہ صدیقہ تجدید نکاح سے محمد عباس کے گھر آباد ہوسکتی ہے؟ (سائل: حافظ محمد صدیق اقبال ٹاؤن ملتان روڈ پتوکی ضلع قصور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں ایک بائن طلاق بینونہ صغریٰ واقع ہوئی ہے کہ قبل از رخصتی ہوتی ہے اور قبل از رخصتی طلاق کی بعد مطلقہ پر کوئی عدت نہیں ہوتی چنانچہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا...٤٩ ہ الأحزاب

ہاں اب جدید نکاح شرعاً درست ہے۔ السید محمد سابق المصری ارقام فرماتے ہیں:

(وللزوج أن يعيد المطلقة طلاقا بائنا بينونة صغرى إلى عصمته بعقد ومهر جديدين، دون أن تتزوج زوجا آخر،) (فقہ السنة ج ٢ ص ٢٣٧)

کہ طلاق دینے والے شوہر کو اپنی مطلقہ بائنہ صغریٰ بیوی کو نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ دوبارہ آباد کرلینے کا شرعاً حق ہے۔ پہلے اس کے وہ مطلقہ بائنہ بی بی کسی اور شخص سے نکاح کرے، یعنی حلالہ کی بھی ضرورت نہیں۔ پس صورت مسئولہ میں بغیر حلالہ کے نئے سرے نکاح شرعاً جائز ہے۔ اور یہ نکاح بلاشبہ صحیح اور شرعی نکاح ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص725

محدث فتویٰ